بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۷ — شمارہ ۳۶

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

شرح چندہ: سالانہ ۸ روپے، ششماہی ۵ روپے، ممالک غیر ۱۵ روپے، فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ | ۵ تبوک ۱۳۴۷ ہجری شمسی | ۵ ستمبر ۱۹۶۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۔ ۳ تبوک ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۷ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور تا حال کراچی میں قیام فرما اور حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت کے ساتھ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین

قادیان ۔ ۳ تبوک ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۳۰ ظہور بروز جمعہ ساڑھے گیارہ بجے ڈلہوزی اور چمبہ کے سفر سے مع اہل و عیال بخیریت قادیان واپس تشریف لے آئے اور خدا کے فضل سے مقدس خاندان کے جملہ افراد بفضلہ بخیریت ہیں ۔

قادیان ۳ تبوک حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشان کرام بفضلہ خیریت سے ہیں ۔ ہفتہ زیر اشاعت میں قادیان میں موسم خوشگوار رہا ۔

— نیروبی (مشرقی افریقہ) میں —

امریکن پادری اورل رابرٹ کا رُوحانی مقابلہ سے کُھلا فرار

مسیحیت پر اسلام کی نمایاں فتح کی ایمان افروز تفصیل

پادریوں کی طرف سے شفائی معجزہ دکھانے کے سب دعاوی بے حقیقت ثابت ہوئے

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب شاہد مبلغ کینیا (مشرقی افریقہ)

امریکہ بزعم خود دنیا کا لیڈر اور سربراہ بنا بیٹھا ہے ۔ نہ صرف دوسرے ممالک کی سیاسی حکمت عملیوں میں دست اندازی اپنا حق سمجھتا ہے بلکہ مذہبی اور روحانی میدان میں بھی اپنے تفوق کا لوہا منوانا چاہتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں آئے دن ایسے عیسائی منّاد پیدا ہوتے رہتے ہیں جو اپنی دولت و ثروت کی بدولت بے پناہ پبلسٹی اور فصیح البیانی کے گھمنڈ پر دنیا کو اپنے پیچھے لگانا چاہتے ہیں ۔ کچھ سال پہلے بلی گراہم نکلے اور انہوں نے بہت سے افریقی ممالک کا طوفانی دورہ کیا ۔ لیکن ہر جگہ احمدی مجاہدین سے منہ کی کھائی ۔ باوجود وعدہ کرنے کے کہ وہ پھر آئیں گے ، ان کو دوبارہ افریقہ میں قدم رکھنے کا حوصلہ نہ ہوا ۔

اب ایک اور صاحب اورل رابرٹ نامی اٹھے ہیں جو مسیح کے نام پر معجزات دکھانے کے مدعی ہیں ۔ اخباروں کی اطلاع کے مطابق ان کے متبعین کی بہت بڑی تعداد امریکہ میں پائی جاتی ہے اور ایک عیسائی آرگنائزیشن کے سربراہ ہیں جس کے تحت امریکہ کے طول و عرض میں بہت سے چرچ ، ہسپتال اور ایک کرسچین یونیورسٹی جاری ہے ۔ گزشتہ بیس سال سے وہ یسوع مسیح کی منادی کر رہے ہیں ۔ ان کا دعوےٰ ہے کہ اس وقت تک دس لاکھ مریض محض ایمان کے سبب ان کے ہاتھ پر شفا پا چکے ہیں ۔ منادی کے لئے اب وہ دنیا کے دورہ پر نکلے ۔ انہوں نے اپنی مہم کا نام "Oral Roberts World Action" یعنی "اورل رابرٹ کا عالمی جہاد" رکھا ۔ وہ اکیلے نہیں بلکہ ان کے ساتھ اٹھارہ پادری اور ہیں جو اس مہم میں ان کے مددگار ہیں ۔ ان کی سب سے بڑی خصوصیت ان کی ہیجان خیز پبلسٹی ہے جس میں گزشتہ ایک ماہ میں انہوں نے ہزاروں پونڈ خرچ کئے ہیں ۔ کینیا کے ہر بڑے شہر میں بڑے سائز کے پوسٹر آویزاں ہیں جن کا عنوان ہے کہ

"معجزہ دیکھنے کی امید پر آؤ"

اس کے علاوہ ملک کے ہر اہم اخبار میں ایک ماہ سے ان کے مسلسل اشتہارات چھپ رہے ہیں اور ریڈیو ٹیلی ویژن پر روزانہ اعلان نشر ہوتے رہے ہیں ۔ اس ہیجان خیز پروپیگنڈہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کے طول و عرض میں ان کا انتظار کیا جانے لگا ۔ ۲۶ جولائی کو عیسائی مجاہدوں کا یہ ٹولہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ امباکاسی Embakasi کے ہوائی مستقر پر اترا اور نیروبی کے ایک اعلیٰ درجہ کے ہوٹل میں قیام پذیر ہوا ۔ پبلک کی توجہ ان پر لگی ہوئی تھی ۔

اس دجّالی فتنہ کا مقابلہ ضروری تھا چنانچہ ان شعبدہ بازوں کے مقابلہ کے لئے حسب سابق احمدیہ مشن حرکت میں آیا ۔

جس دن وہ یہاں پہنچے اسی دن مکرم مولانا عبد الکریم صاحب شرما نے بحیثیت مشنری انچارج و امیر جماعتہائے احمدیہ کینیا ان کو روحانی مقابلہ کی دعوت دی تا دنیا پر یہ واضح ہو جائے کہ سچا مذہب عیسائیت ہے یا اسلام ؟ آپ نے ایک تفصیلی چٹھی مسٹر اورل رابرٹ کے نام بھیجی جس میں لکھا کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے جو ہر زمانہ میں شیریں پھل دیتا ہے ۔ اب جبکہ لامذہبیت زوروں پر ہے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر دین اسلام میں ایک بزرگ کو کھڑا کیا ہے جن کا اسم مبارک مرزا غلام احمد علیہ السلام ہے ۔ اور وہ ہماری جماعت کے بانی ہیں ۔ ان کے وجود میں مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے ۔ آپ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے بہت سے نشانات دکھائے ہیں جن سے ہم ، جو آپ کے پیرو ہیں ، اپنے دلوں میں خالق کی ذات پر نیا ایمان اور مستحکم یقین پاتے ہیں ۔ حضرت احمد علیہ السلام نے بارہا مذاہب عالم کے پیشواؤں کو دعوت دی ہے کہ اپنے اپنے مذہب کی صداقت قبولیت دعا کے نشان سے ثابت کریں اور کسی کو حوصلہ نہ ہوا کہ اس چیلنج کو قبول کرے ۔ مکرم مولانا صاحب موصوف نے یہ بھی لکھا کہ دعا کے ذریعہ نشان نمائی کی یہ دعوت حضورؑ کے وصال کے ساتھ ختم نہیں ہو گئی بلکہ آپؑ کے بعد آپؑ کے خلفاء کی طرف سے یہ دعوت اب بھی قائم ہے ۔ ابھی گزشتہ سال ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپ کے دورہ کے دوران پھر اسے دہرایا ہے ۔ آخر میں آپ نے لکھا کہ میں اسلام کا ایک ادنیٰ خادم اور اس ملک میں جماعت احمدیہ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اور آپ کے ساتھی اور دوسرے عیسائی رہنما عیسائیت کی نمائندگی کرتے ہوئے احمدیہ جماعت کے ساتھ دعا کی قبولیت میں مقابلہ کر لیں ۔ آپ نے پادری صاحب کے سامنے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ تجویز رکھی کہ کچھ لاعلاج مریض منتخب کر کے قرعہ اندازی کے ساتھ فریقین میں تقسیم کر لئے جائیں اور پھر دونوں فریق اپنے اپنے حصہ کے مریضوں کی شفایابی کے لئے دعا کریں ۔ تا دنیا پر واضح ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم اور اس کی تائید کس فریق کے ساتھ ہے ۔

مسٹر اورل رابرٹ کو ایسے مقابلہ کی توقع نہ تھی اس لئے جب اسے یہ چیلنج ملا تو بھونچکا سا رہ گیا ۔ خدا کی شان ہے کہ ادھر ہم نے چیلنج دیا اور ادھر یہاں کے پریس کا جو اب تک ان کے پروپیگنڈا میں معروف تھا یکلخت رویہ بدلا اور ان کی اس مہم کے خلاف مضامین اور خطوط شائع کرنے لگا ۔ ہمارے اس خط کی نقول جونہی اخبارات کو گئیں رپورٹرز مسٹر رابرٹ سے جواب لینے کے لئے نیو سٹینلے ہوٹل (جہاں وہ اور اس کے ساتھی مقیم تھے) میں گئے

(باقی صفحہ ۹ پر)

ہفت روزہ بدر قادیان ——— ۵ تبوک ۱۳۴۷ ہش

آگے قدم بڑھائے جا!

گزشتہ اشاعت میں دیگر مسلمانوں کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی امتیازی شان پر گفتگو کی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ کس طرح دیگر مسلمان انتشار اور تشتت کا شکار رہنے کے سبب باوجود انفرادی طور پر نیک قسم کی خوبیاں اور قوتیں رکھنے کے محض اس لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کسی واجب الاطاعت شخصیت کے ماتحت متحد نہیں۔ ان میں حالت اجتماعی مفقود ہونے کے باعث وہ کچھ حاصل کرنے سے محروم ہیں جو احمدیہ جماعت باوجود عددی قلت اور وسائل کے محدود ہونے کے دین کی خدمت کے سلسلہ میں حاصل کر چکی ہے نہ صرف یہ بلکہ احمدیہ جماعت کے سامنے ایک تابناک روشن مستقبل ہے اور ہر احمدی کا دل و دماغ ترقی کی امنگوں اور ساری دنیا میں روحانی طور پر غالب آجانے کے جذبات و خیالات سے پر ہے۔ اس کی تبلیغی کوششوں سے اسلام کا وہ روشن چہرہ اپنی اصل شکل میں جب بھی ناواقف دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو متاثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ جماعت کی ایسی ہی پر اثر دعوت و تبلیغ سے دنیا میں روحانی انقلاب آ رہا ہے جس کے آثار اب تو واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔

احباب جماعت اپنی گوناگوں قربانیوں اور ایثار و استقلال کے قابل ستائش نمونہ کے باوجود کسی ایک حالت پر رہنا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ ہر شخص اس امر کا متمنی ہے کہ اس کا ہر دوسرا قدم پہلے سے آگے ہو۔ بلا شبہ یہی جذبہ زندگی کی علامت ہے اور اسی کے سبب جماعت احمدیہ کو وہ امتیاز حاصل ہے جس کے سبب یہ بزرگ یہ جماعت بھی زندہ جماعت بن کر اکناف عالم میں پھیلتی چلی جا رہی ہے آج کی صحبت میں ہم مختصر طور پر بعض ان راہوں کی نشان دہی کرنا چاہتے ہیں جن پر چل کر جماعت کی ترقی کی موجودہ رفتار تیز ہو سکتی ہے۔ اور کمیت و کیفیت کے اعتبار سے ہم سب اسلام و احمدیت کے لئے زیادہ مفید بن سکتے ہیں۔

خدا کے فضل سے ہمیں جماعت کے ذریعہ ایسی تنظیم میسر ہے جو کسی اور جگہ موجود نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ایک ہاتھ پر جمع کر دیا۔ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت و تائید نے ہمارے دماغوں میں غیر معمولی جلا بخشی ہے۔ اس کے ساتھ سیدنا حضرت المصلح الموعود نے جماعت کے اندر جو مختلف تنظیمیں قائم فرمائیں۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ کی تنظیمیں ہوں یا صدر انجمن احمدیہ کے تحت ہر جماعت کی لوکل انجمن ہو جن کے عہدیداروں کی منظوری ہر تین سال کے بعد باضابطہ طریق پر مرکز کی طرف سے دی جاتی ہے ان سب تنظیموں میں سرگرم حصہ لینا ہر احمدی کی جماعتی زندگی کا لازمہ ضروریہ ہے۔

جماعتی تنظیموں میں مستعدی کے ساتھ حصہ لیجئے۔ اپنے فرائض کو پوری خوش اسلوبی سے انجام دیجئے آپ دیکھیں گے کہ کیا شاندار حیرت انگیز خوش کن نتائج ظاہر ہوں گے۔ دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے دیکھیں کہ عمل کے میدان میں آپ نے اپنا کس قدر حصہ جماعتی تعاون کے طور پر پیش کیا ہے۔ ... مال کی ضرورت ہے اپنا مال پیش کریں۔ پھر جماعتی زندگی میں مال سے کہیں زیادہ قیمتی وہ خلوص اور محبت ہے جو افراد کے دلوں میں جماعتی مفاد کے لئے موجزن ہوتا ہے۔ یہ بڑی دولت ہے اور خدا کے فضل سے جماعت کو اس سے وافر حصہ ملا ہے۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ ہر دم اس بات پر نگاہ رکھے کہ جماعتی تنظیموں میں کونسا حصہ اس پر زیادہ ذمہ داریاں عاید کرتا ہے۔ پھر انفرادی حیثیت سے لے کر جماعتی حد تک ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مقدور بھر کوشش کیجئے نیز آپ کی یہ کوشش اور توجہ ہمہ جہتی ہو تا ایسا نہ ہو کہ جماعتی ... کا کوئی پہلو کمزور رہ جائے۔ آپ ان کی طرف توجہ دے سکتے ہوں مگر معمولی سی سہل انگاری سے ... صورت بن جائے۔ اگر آپ مثلاً انصار کی عمر کے ہیں تو ان ذمہ داریوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں جو انصار اللہ ... کے لحاظ سے آپ کے دائرہ عمل میں آتی ہیں۔ مثلاً عمر کی پختگی کے لحاظ سے آپ سے بجا طور پر توقع کی جاتی ہے کہ دینی پہلو سے آپ اپنے سے کم عمر والوں کے لئے ایسا نمونہ ہوں جسے دیکھ کر خدام ہوں یا اطفال، لجنہ کی ممبرات ہوں یا ناصرات کی بچیاں، سبھی متاثر ہوں۔ آپ ان کے لئے بزرگ ہیں۔ آپ کی بزرگی آپ کے افعال و کردار سے ظاہر ہو۔ پنجگانہ نمازوں کا التزام تو خیر ایک واجبی امر ہے۔ دن ... میں تہجد کی ادائیگی۔ نوافل کا تعہد اور ذکر الٰہی کی کثرت، یہ آپ کا زیور ہیں۔ تربیتی نقطہ نگاہ سے تہجد کس قدر گہرے طور پر اثر انگیز ہے، اس کے لئے قرآنی الفاظ اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا بہت بڑی ضمانت ہیں۔ جن میں ایک طرف تو خود تہجد گزار کے اپنے نفس کی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔ تو دوسری طرف تہجد گزار کی زبان میں جو غیر معمولی تاثیر پیدا کر دی جاتی ہے۔ اس حقیقت کو کون جھٹلا سکتا ہے۔ اپنے نفس کے بعد آپ کی ذمہ داری کا دائرہ اپنے بچوں اور دیگر لواحقین تک وسیع ہوتا ہے وہ سب آپ کی شاخیں ہیں۔ ان کا بابرگ و بار ہونا یقیناً آپ کی روح کی تسکین اور نشاط قلبی کا باعث ہے اس لئے یہ آپ ہی کا فرض ہے کہ انہیں اطفال و خدام کے لائحہ عمل کا پابند کیجئے۔ اطفال کی عمر کے بچے آپ کی توجہ کے زیادہ مستحق ہیں۔ وہ نرم و نازک کونپل ہے اسے ہر قسم کے بیرونی مضر اثرات سے محفوظ کیجئے زمانہ اپنے اندر نہایت ہی خطرناک قسم کا بگاڑ رکھتا ہے شیطانی عناصر بڑی ہی باریک راہوں سے حملہ آور ہوتے ہیں۔ اپنے بچے کی شروع ہی سے اس انداز سے تربیت کیجئے کہ بڑا ہو کر آپ کے لئے قوت بازو بنے نہ یہ کہ آپ کے لئے درد سر اور پریشانی کا باعث۔ وہ والدین جو اپنی اولاد کی خود سری اور نافرمانی کی شکایتیں کرتے ہیں، دراصل اس مقام تک پہنچانے میں وہ خود ہی ذمہ دار ہوتے ہیں۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اطفال کے لئے بڑی تفصیل سے تربیت کے طریقوں پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ ان طریقوں پر بچوں کو کاربند رکھنے کی ابتداء ہی سے کوشش کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کے بڑھاپے کی عمر سکھ چین اور راحت سے گزرے گی۔ اور ساتھ ہی آپ کے بچے اسلام و احمدیت کے لئے بھی وہ کچھ کر سکیں گے جن کی ان سے توقع کی جاتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کے بچے کو دنیوی تعلیم کے لئے رائج الوقت سکول نصاب کا پڑھنا ضروری ہے اور ایسی تعلیم بے حد ضروری ہے اور احمدیہ جماعت اس کی زبردست حامی ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ احمدی کسی میدان میں دوسروں سے پیچھے رہ جائیں۔ مگر خبردار اس دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کا التزام آپ کا اولین فریضہ ہے۔ آپ اپنے بچے کے لئے ایسا انتظام ضرور کریں کہ وہ پہلے قرآن کریم ناظرہ پڑھے اور اس کے بعد اس کا ترجمہ سیکھے۔ اس سلسلہ میں حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ سکیم جو قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ جس صورت میں کہ ہر جماعت میں اس کا التزام ہے کیوں نہ آپ کا بچہ بھی اس انتظام سے مستفید ہو بلکہ اگر اللہ تعالیٰ نے خود آپ کو قرآنی علوم کی نعمت سے نوازا ہے تو اس نعمت کا حق ادا کرنا آپ کا فرض ہے

(باقی صفحہ پر)

پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائیگا

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے...... مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبر سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ تم دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی ہے اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی ہے اور تمہارے سینے میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بیتاب اور دیوانہ وار از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ۔ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۶،۲۷)

خطبہ جمعہ

خدائی جماعتوں میں شامل ہونے والوں کو ہر وقت اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے

تا

وہ کوئی ایسا قدم غلطی سے نہ اُٹھا لیں جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو بدنام کرنے والا ہو

از سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ ۳۱ وفا ۱۳۳۲ ہش مطابق ۳۱ ۷/۵۲

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

محمد آباد کی سٹیٹ

تبلیغ اسلام کے ارادہ سے تحریک جدید نے قائم کی ہے۔ اور گورنمنٹ کی جو موجودہ قیمتیں ہیں ان کے لحاظ سے اس کی قیمت بشیر آباد کو ملا کر ۲۵ لاکھ روپیہ ہے۔ چونکہ ساری زمین یکدم خریدی نہیں گئی بلکہ قسطوں میں ہم نے اس کی قیمت ادا کی ہے۔ اور جب قسطوں میں قیمت دی جائے تو گورنمنٹ اصل قیمت سے کچھ زاید لیتی ہے اس لئے اس کی قیمت میں ہماری طرف سے تیس لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ دیا گیا ہے۔ یہ روپیہ، ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ نے جو

نہایت غریبوں کی جماعت

ہے دیا ہے۔ کچھ حصہ اس کا ایسا بھی ہے جو لوگوں سے قرض لیا گیا ہے اور کچھ حصہ اس زمین کی آمد سے بھی ادا ہوا ہے۔ لیکن بہت سارا حصہ ان چندوں سے ہی ادا ہوا ہے جو ہماری جماعت کے دوستوں نے دیئے۔ لیکن پھر بھی ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ ابھی رہتا ہے جو ہم نے ادا کرنا ہے۔ اس کی ادائیگی کے بعد یہ زمین سلسلہ اور تحریک جدید کی ہو گی۔ بہرحال

ایک نیک ارادہ کے ساتھ

یہ سٹیٹ بنائی گئی ہے اور جب خدا کے نام سے ایک چیز بنائی جائے تو اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے کام بھی ویسے ہی ہونے چاہئیں جیسے خدا والوں کے کام ہوا کرتے ہیں۔ دنیا میں ہر انسان اپنے آقا کی نقل کیا کرتا ہے۔ جو دنیوی آقا کا غلام ہو وہ اس کی نقل کرتا ہے اور جو کسی نیک انسان کے ماتحت کام کرتا ہو وہ اس کی نقل کرتا ہے۔ اور جو خدائی جماعت میں شامل ہو وہ خدا کی نقل کرتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ

یعنی اللہ تعالیٰ کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ پس جو لوگ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کریں۔ اور اسی کے اخلاق اپنے وجود سے ظاہر کریں۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ چیزیں جو ابتدائی اخلاق میں سے ہیں یعنی سچائی اور دیانت اور امانت وغیرہ۔ وہ بھی مجھے ابھی لوگوں میں نظر نہیں آتیں۔ خواہ وہ دین کی طرف منسوب ہوں یا خدا تعالیٰ کے خادم کہلاتے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کوئی شخص باہر سے آیا تو کسی نے کہا ان کو حضور سے اس قدر محبت ہے کہ یہ بغیر ٹکٹ کے ہی گاڑی پر سوار ہو کر یہاں آ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے کرایہ کا اندازہ کر کے ایک روپیہ اپنی جیب میں سے نکال کر دیا اور فرمایا کہ جب آپ واپس جائیں تو ٹکٹ لے کر جائیں۔ کیونکہ

گورنمنٹ کو دھوکا دینا

بھی ویسا ہی جرم ہے جیسے کسی فرد کو دھوکا دینا یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اگر میں زید یا بکر کا حق مار لوں تو یہ گناہ ہے لیکن اگر گورنمنٹ کا حق ماروں تو یہ کوئی گناہ نہیں۔ اسی طرح اگر دین ہے تو خدا کا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ متواتر بیان فرماتا ہے کہ دین وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے۔ اگر ہم اپنی طرف سے کسی چیز کو دین قرار دے لیں تو ہمارے کہنے سے وہ چیز دین نہیں بن جائے گی۔ ہم اگر دین کو سچا سمجھتے ہیں تو صرف اس لئے کہ خدا نے اسے نازل کیا ہے۔ اگر دین ہمارا بنایا ہوا ہوتا، اور ہمیں اجازت ہوتی کہ ہم اپنی طرف سے جو چاہیں دین بنا لیں تو اس کے بعد اگر ہم حرام کو حلال اور حلال کو حرام کہہ دیتے تو یہ ہمارے لئے جائز ہوتا۔ لیکن اگر دین خدا نے بنایا ہے اور ہم اس کے کسی حکم کے خلاف چلتے ہیں تو یقیناً ہم گناہ کرتے ہیں۔ پس یہاں کے کارکنوں، رہنے والوں اور ارد گرد کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں۔

خدا تعالیٰ کی خشیت پیدا کریں

نیک نمونہ دکھائیں اور ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ اگر ہمارے اندر تقویٰ نہیں اور ہمارا نمونہ اچھا نہیں تو ہم خدا تعالیٰ کے حضور دوہرے مجرم ہوں گے۔ وہ یہ نہیں کہے گا کہ فلاں موقع پر چونکہ تم نے دین کو فائدہ پہنچانے کے لئے بددیانتی کی تھی یا سلسلہ کی خیر خواہی کے لئے فلاں دعویٰ کیا تھا اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ وہ ہمیں دوسروں سے زیادہ سزا دے گا۔ کہ ایک تو تم نے بددیانتی کی اور دوسرے میرے نام پر کی۔ آخر ہم یہ کیا حق رکھتے ہیں کہ جس بات سے خدا نے منع کیا ہے اس کو دین اور مذہب کے نام سے جائز قرار دیں۔ جس چیز کو خدا تعالیٰ نے ممنوع قرار دیا ہے وہ بہرحال ممنوع رہے گی کیونکہ خدا تعالیٰ جو کچھ کہتا ہے وہی درست ہوتا ہے۔ دنیا میں بعض دفعہ کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو ڈاکٹر کہتا ہے اسے شراب پلاؤ۔ اب چاہے وہ شراب پینے سے انکار کر دے تیماردار اسے بہانوں سے شراب دے دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کی عقل ٹھیک نہیں۔

صحیح مشورہ وہی ہے

جو ڈاکٹر نے دیا ہے مگر کیا ہم خدا تعالیٰ کو بھی کہہ سکتے ہیں کہ تیری عقل ٹھیک نہیں۔ خدا، خدا ہی ہے اور بندہ بندہ ہی ہے اور انسانی عقل خدائی علم کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے۔ اگر خدا کہتا ہے کہ ایسا مت کرو اور ہم وہی کام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے ایسا کرتے ہیں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم اپنے نفس کو بھی فریب دیتے ہیں اور خدا اور اس کے رسول کو بھی بدنام کرتے ہیں۔ اگر ایک شخص اپنے لئے حرام خوری کرتا ہے تو وہ بھی گناہ کرتا ہے۔ مگر جو شخص خدا کے نام پر حرام خوری کرتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ خطرناک گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں صرف اس کی ہی بدنامی نہیں ہوتی بلکہ خدا اور اس کے رسول کی بھی بدنامی ہوتی ہے۔

دنیا میں

بڑے سے بڑے بادشاہ گزرے ہیں

کلام الامام — امام الکلام

حمدِ ربّ العالمین

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا

ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جنہوں نے لوگوں کو مار مار کر ان کی لاشوں کے ڈھیر لگا دئے تھے مگر ان کی وجہ سے کوئی ان کے مذہب کو بدنام نہیں کرتا۔ لیکن بعض نیم اموی کے مسلمان کہلانے والے بادشاہوں نے جہاد کے نام سے تلوار اٹھائی تو ان کی وجہ سے اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آج تک بدنام کیا جا رہا ہے۔ اب مارنے والا بے ایمان کوئی اور شخص تھا مگر الزام ہمارے آقا پر آ گیا۔ اُس بے ایمان نے اپنے نفسانی جوش کی وجہ سے خونریزی کی۔ مگر چونکہ اس نے دین کا نام لے کر خونریزی کی اور کہا کہ میں اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے ماتحت ایسا کر رہا ہوں اس لئے اسلام بدنام ہو گیا۔ حالانکہ اسلام میں ایسے اعلےٰ نمونہ دکھانے والے لوگ بھی گزرے ہیں جنہوں نے خود تکلیفیں اٹھا کر معاہدات کی پابندی کی اور دشمن کیسے ہر قسم کے ظلم کے باوجود ان سے حسنِ سلوک کیا۔ لیکن ان کی نیکیاں بھی ان بے ایمانوں کی وجہ سے چھپ گئیں۔ جو کچھ ابوبکرؓ نے کیا۔ جو کچھ عمرؓ نے کیا۔ جو کچھ عثمانؓ نے کیا۔ جو کچھ علیؓ نے کیا اور جو کچھ بنو امیہ کے کئی بادشاہوں نے کیا اور جو کچھ بنو عباس کے کئی بادشاہوں نے کیا۔ بلکہ ان کے بعد بھی مختلف ممالک کے بادشاہوں نے کیا وہ ان کے اخلاق اور حسنِ کردار کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ انہوں نے اپنے دشمن سے جو سلوک کیا آدمؑ سے لے کر آج تک کسی بادشاہ کے متعلق یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے ایسا اعلےٰ نمونہ دکھایا لیکن ان کی نیکیاں بھی چھپ گئیں کیونکہ بعض بے ایمانوں نے

خدا کے نام پر لڑائیاں کیں

اور جہاد کے نام پر فساد کئے اور خدا کے نام پر لوگوں کی گردنیں اڑانا جائز قرار دے دیا۔ اگر وہ یہ کہہ کر لوگوں کی گردنیں اڑاتے کہ ہمارا دل چاہتا ہے کہ گردنیں اڑائیں تو یہ زیادہ بہتر ہوتا۔ آخر ہندوؤں نے لوگوں کی گردنیں اڑائی ہیں یا نہیں۔ عیسائیوں نے گردنیں اڑائی ہیں یا نہیں لیکن باوجود اس کے کہ عیسائیوں نے بہت زیادہ ظلم کئے ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں مسلمانوں نے تیرہ سو سال میں اتنا ظلم نہیں کیا جتنا عیسائیوں نے صرف ایک صدی میں کیا ہے پھر بھی عیسائیت بدنام نہیں ہوئی۔ کیونکہ عیسائی یہ کہا کرتے تھے کہ ہماری طبیعت چاہتی ہے کہ ہم ایسا کریں اور مسلمان یہ کہا کرتے تھے کہ ہم خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم کے ماتحت ایسا کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی مذہب بدنام نہ ہوا کیونکہ لوگوں نے کہا یہ ان کا ذاتی فعل تھا لیکن خدا اور اس کا رسول بدنام ہو گئے

غرض خدا کے کام میں اگر غلطی ہو جائے تو زیادہ بدنامی کا موجب ہوتی ہے۔ اسی طرح

خدا کی جماعت

میں شامل ہو کر اگر کوئی غلطی کی جائے تو وہ غلطی بھی زیادہ بدنامی کا موجب ہوتی ہے۔ غیر احمدی ننانوے نماز نہیں پڑھتا اور سب مسلمان اس کو برداشت کرتے ہیں لیکن اگر ایک احمدی بھی نماز نہیں پڑھتا تو سب لوگ کہنے لگ جاتے ہیں کہ تم میں اور ہم میں فرق کیا۔ اگر ہم نماز نہیں پڑھتے تو فلاں احمدی بھی نماز نہیں پڑھتا۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارا تو سو میں سے ایک نماز نہیں پڑھتا اور غیر احمدیوں کے سو میں سے ننانوے نماز نہیں پڑھتے۔ وہ صرف اتنا دیکھتے ہیں کہ یہ اپنے آپ کو ایک خدائی جماعت کی طرف منسوب کرتا ہے اور پھر نماز نہیں پڑھتا۔ گویا اس ایک کا فعل ساری جماعت کو بدنام کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے کام میں حصہ لینے والوں اور خدائی جماعتوں میں شامل ہونے والوں پر بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے اور ان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت

اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہیں

اور دیکھتے رہیں کہ انہوں نے کوئی ایسا قدم تو نہیں اٹھایا جو خدا اور اس کے رسول کو بدنام کرنے والا ہو۔ پھر خدا تعالےٰ سے دعا بھی کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی حفاظت شاملِ حال رکھے۔ انسانی عقل چونکہ کمزور ہے اس لئے زندگی میں وہ کئی دفعہ غلطی بھی کر بیٹھتا ہے۔ مگر اس کی بدنامی بعض دفعہ سو سو سال تک چلتی چلی جاتی ہے۔ اس کا علاج صرف دعا ہے۔ سورۃ فاتحہ جو ہم روزانہ پڑھتے ہیں اس میں بھی یہی دعا سکھائی گئی ہے کہ الٰہی میں کمزور ہوں۔ مجھ سے غلطیاں بھی سرزد ہوں گی اور کمزوریاں بھی ظاہر ہوں گی۔ مگر تو ایسے مواقع پر اپنے فضل سے میرے ہاتھ کو روک لیا کر۔ تاکہ میں کسی گڑھے میں گر کر تباہ نہ ہو جاؤں۔ چونکہ اصل علمِ غیب رکھنے والا خدا ہی ہے اس لئے مومنوں کو دن رات دعائیں کرنی چاہئیں کہ ہم کوئی ایسی غلطیاں نہ کر بیٹھیں جو سلسلہ کی بدنامی کا موجب ہوں۔ اگر کوئی اور شخص غلطی کرے گا تو اس کا الزام صرف اس پر آئے گا۔ لیکن اگر ہم غلطی کریں گے تو خدا اور اس کے رسول کی بدنامی ہوگی۔ پس اوّل تو تمہیں اپنی عقل سے کام لینا چاہیے۔ اور پھر خدا تعالےٰ سے

دعا کرنی چاہیئے

کہ وہ خود تمہیں ہدایت دے اور غلط رستوں پر چلنے سے بچائے۔ آمین

زکوٰۃ

آپ کے اموال کو پاک کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

صحت کے بارے میں رپورٹ

از مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

چند دن ہوئے دوستوں کی اطلاع کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ایک تفصیلی رپورٹ الفضل میں شائع ہو چکی ہے (جو بدر میں بھی رپورٹ گزشتہ اشاعت میں درج کی گئی تھی) اس کے بعد کی رپورٹ درج ذیل ہے:۔

یورک ایسڈ کو کم کرنے کے لئے دوائی کا استعمال کیا گیا۔ سو خون کے نئے تجزیہ سے معلوم ہوا ہے کہ یورک ایسڈ کم ہو کر حدِ اعتدال کے اندر آ گیا ہے الحمد للہ

ذیابیطس کے لئے بھی دوائی (Diabnese) تجویز کی گئی تھی لیکن حضور کی خواہش اور دعا تھی کہ خدا کرے یہ کیفیت عارضی ہو اور بغیر دوائی کے استعمال کے ہی دور ہو جائے۔ چنانچہ حضور نے ڈاکٹر صاحب سے اجازت لے لی تھی کہ میں چار دن تک دوائی کا استعمال نہیں کروں گا۔ بلکہ صرف غذا پر کنٹرول کروں گا۔ جس میں چینی کا استعمال ہر شکل میں بند کر دیا گیا تھا۔ اور گوشت اور روٹی اور چاول اور گھی وغیرہ کی مقدار مقرر کر دی گئی تھی۔ اگر پھر بھی شکر کی مقدار زیادہ رہی تو دوائی کا استعمال شروع کر دیا جائے گا۔ اس اثنا میں یہ ہدایت دی گئی کہ تازہ روزانہ تین مرتبہ صبح ناشتہ سے پہلے، دوپہر کے کھانے کے بعد اور رات کو ٹیسٹ کیا جائے۔

چنانچہ تین ہی دن میں پیشاب میں شکر کی مقدار جو پہلے ۰.۵ فی صد تھی گر کر صرف Traces میں آ گئی اور ایک ہفتہ بعد مکمل طور پر آنی بند ہو گئی۔ دس دن کے بعد خون میں گلوکوز کا تجزیہ کیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ اس کی مقدار جو پہلے ۲۱۰ ملی گرام تھی گر کر ۱۰۲ ملی گرام پر آ گئی ہے۔ جو حدِ اعتدال کے اندر اور معمول کے مطابق ہے

اس وقت حضور کی عمومی صحت پہلے سے بہتر ہے۔ ضعف اور چکروں کی کیفیت میں بہت حد تک کمی ہے۔ اور جسم میں توانائی محسوس ہوتی ہے۔ البتہ صبح کے وقت خون کا دباؤ معمول سے کچھ کم ہوتا ہے۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی خصوصی دعائیں جاری رکھیں، کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل اور مہربانی سے اس تکلیف کو کلیتہً دور فرما دے اور حضور کو پوری صحت، تندرستی اور ہمت کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آج اسلام کی ترقی اور سرفرازی خلافتِ احمدیہ سے وابستہ ہے اور منجملہ اور باتوں کے اس اہم امر کے پیشِ نظر بھی ہمارا اوّلین فرض ہے کہ ہم ذاتِ خلافت اور قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کی صحت اور طاقت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

شاہجہانپور میں صوبائی کانفرنس

بتاریخ ۴ر۵ر نبوت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۴ر۵ر نومبر ۱۹۶۸ء

احبابِ جماعتہائے احمدیہ اُتر پردیش (یوپی) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ شاہجہانپور کی درخواست پر نظارت دعوۃ و تبلیغ نے اتر پردیش کی صوبائی کانفرنس اس سال ۴-۵ر نبوت ۱۳۴۷ ہجری شمسی (مطابق ۴ر۵ر نومبر ۱۹۶۸ء) منعقد کئے جانے کی منظوری دے دی ہے۔ صوبائی کانفرنس کے انعقاد کے لئے جماعت شاہجہانپور ابھی سے انتظام شروع کر رہی ہے۔ مرکز کی طرف سے علماء کرام کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ احباب جماعتہائے احمدیہ اتر پردیش سے درخواست ہے کہ وہ ان تاریخوں میں صوبائی کانفرنس میں شریک ہو کر اسے کامیاب بنائیں۔

صوبائی کانفرنس کے سلسلہ میں خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائیں:۔ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی۔ صدرت احمدی پینڈ گو۔ بہادر گنج شاہجہانپور یوپی

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

علاقہ کشمیر میں احمدیہ جماعتوں کے کامیاب جلسے

مبلغینِ سلسلہ کی تبلیغی و تربیتی مساعی کے مختصر کوائف

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ رکن وفد

آسنور و کوریل میں سالانہ جلسہ

جماعتِ احمدیہ کی دو ملحقہ بستیاں آسنور اور کوریل دامنِ کوہ کشمیر میں آباد ہیں۔ ہمارے وفد کے نائب امیر محترمی مولوی حکیم محمد دین صاحب یہیں مقیم ہیں ان بستیوں کے صدر محترم مولینا عبد الواحد صاحب فاضل ہیں۔ ۸ ظہور (اگست) کو آپ کی زیرِ نگرانی کوریل کے وسیع میدان میں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کا اہتمام کیا گیا۔

ہمارا تبلیغی و تربیتی وفد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل امیر وفد کی زیرِ قیادت ۷ ظہور قبل نماز عصر بذریعہ بس آسنور پہنچ گیا۔ سڑک اور دوسری گزرگاہوں کو اسلامی قطعات جھنڈیوں اور رنگین محرابوں سے خوب مزین کیا گیا تھا جونہی بس کھڑی ہوئی نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے اسلامی نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ معانقہ ہوا جملہ احباب، وفد کی قیامگاہ پر صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمد پڑھتے ہوئے پہنچے۔ محترم امیر وفد نے پرخشوع اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ نہایت ایمان افروز تقریبِ استقبالیہ ختم ہوئی۔

بعد نماز مغرب مسجد آسنور میں زیرِ صدارت محترم امیرِ وفد ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا تلاوتِ قرآنِ کریم عزیز نور الاسلام نے کی۔ عزیز حمید الدین صاحب۔ عزیز سلطان احمد اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے اردو زبان میں اور مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے کشمیری زبان میں خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔

اس اجلاس میں محترم امیرِ وفد اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور خاکسار نے اردو زبان میں اور عزیز غلام نبی صاحب نے کشمیری زبان میں تقریریں کیں۔ بعد دعا بخیر و خوبی اجلاس انجام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ سالانہ کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوریل کے وسیع میدان میں ۸ ظہور کو بارہ بجے دن جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کی صدارت محترم امیرِ وفد نے فرمائی۔ جلسہ گاہ کو رنگین جھنڈیوں اور ایمان افروز اسلامی قطعات سے مزین کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ میں دور دور سے احمدی اور غیر احمدی دوست تشریف لائے تھے۔ بالخصوص رشی نگر کے احمدی احباب اور بچے تکلیف اٹھا کر بڑے ذوق و شوق سے شریکِ جلسہ ہوئے مستورات کے لئے پردہ کا بھی اچھا انتظام تھا۔

تلاوتِ قرآن کریم کے بعد صدرِ محترم نے لوائے احمدیت لہرانے سے قبل جھنڈے کی غرض و غایت بتائی کہ یہ قوموں کی عزت و عظمت کا نشان ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے تحت ایک صحابی کی شہادت پر دوسرے صحابی نے جھنڈا تھاما اور ہاتھ کٹ جانے پر پاؤں اور منہ سے لوائے اسلام تھاما اور آخری دم تک لوائے اسلام کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔ بعدہٗ جملہ احباب احتراماً کھڑے ہوگئے اور قرآنی دعاؤں اور اسلامی نعروں کے درمیان محترم امیرِ وفد نے جھنڈا لہرایا۔

محترم مبارک احمد صاحب ظفر نے اپنی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی

اے مسیحِ پاک تیری شان عالیشان ہے

سب سے پہلے محترم مولانا عبد الواحد صاحب فاضل نے استقبالیہ تقریر کی بعدہٗ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ پر ایک اثر انگیز تقریر کی۔ آپ نے بہشتی مقبرہ کے متعلق ایک اعتراض کا جواب بھی دیا۔

عزیز سلطان احمد صاحب نے کلام محمود سے ایک نظم سنائی پھر محترم مولوی غلام نبی صاحب ناظر نے کشمیری زبان میں ایک نظم ایمان افروز انداز میں پڑھی۔ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر ایک اثر انگیز تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد عزیز غلام نبی فارغ التحصیل مدرسہ احمدیہ قادیان نے کشمیری زبان میں خصوصیاتِ احمدیت کے موضوع پر تقریر کی جو پسند کی گئی۔ بعدہٗ خاکسار نے دورِ حاضر کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئیاں کے موضوع پر تقریر کی۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب ابدالی نے "میں احمدی کیوں ہوا" کے موضوع پر کشمیری زبان میں تقریر کی۔ آپ پارٹی لیڈر کے غیر احمدیوں کی اس علاقہ کی جامع مسجد کے پیش امام کے بیٹے ہیں جو چند سال غیر مبائعین کے سرگرم ممبر اور سیکرٹری تبلیغ بنے رہے اور گزشتہ سال شدید ترین مخالفتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے احمدیت میں داخل ہوگئے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفین ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ آپ کی تقریر نہایت ایمان افروز تھی۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے نہایت ولولہ انگیز انداز میں اپنی تیار کردہ کشمیری زبان میں نظم سنائی۔ "بن احمدی بن احمدی" آپ کی یہ تبلیغی نظم بھی بہت زیادہ پسند کی گئی۔ بعدہٗ صدرِ محترم نے نہایت مدلل اور ایمان افروز انداز میں صداقتِ احمدیت کے موضوع پر تقریر کی اور ایک دوسرے پروگرام کا اعلان فرمایا، جو مرکزِ احمدیت قادیان دار الامان سے وادی کشمیر میں وارد ہونے والے مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی تقریروں پر مشتمل تھا جس میں نظم عزیز محمد ایوب صاحب نے پڑھی۔ عزیز عبد الحلیم صاحب اڑیسوی نے اسلامی خوبیوں کے موضوع پر تقریر کی اور اڑیہ زبان میں ایک نظم پڑھ کر ترجمہ کیا۔ بعدہٗ عزیز حمید الدین صاحب اور عزیز سلطان احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ بعدہٗ عزیز نور الاسلام بنگالی اور عزیز بشیر احمد صاحب مالاباری نے اپنی اپنی زبان میں تقریریں کیں۔ پھر عزیز محمد ایوب نے کشمیری زبان میں تقریر کی۔ یہ تقریریں مختصر اور نہایت پر اثر تھیں۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک

نوٹ۔ غیر احمدیوں میں اس موقعہ پر مناسب لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

جلسہ سالانہ رشی نگر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشی نگر میں جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۰ ظہور کو منعقد ہونا قرار پایا صدرِ جماعت محترم محمد سبحان صاحب گنائی کی زیرِ قیادت جلسہ کی تیاری نہایت خوش اسلوبی سے ہوتی رہی۔

ہمارا تبلیغی و تربیتی وفد زیرِ قیادت محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل امیرِ وفد ۱۰ ظہور کو آسنور سے رشی نگر پہنچا۔ احباب جماعت نے نہایت پرتپاک استقبال کیا۔ یہ بستی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً سب کی سب احمدی ہے دل آویز اور ایمان افروز اسلامی قطعات، جھنڈیوں اور رنگین محرابوں سے بستی کی گزرگاہوں کو خوب مزین کیا گیا تھا۔ جملہ احباب درود شریف کا ورد کرتے ہوئے وفد کی قیامگاہ تک پہنچے۔

۱۰ ظہور کو بارہ بجے دن عیدگاہ کے وسیع میدان میں بستی سے باہر زیرِ صدارت محترم امیرِ وفد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ پھر صدر محترم نے جھنڈے کی اہمیت پر ایک مختصر تقریر کی۔ بعد ازاں قرآنی دعاؤں اور اسلامی نعروں کے درمیان آپ نے جھنڈا لہرایا۔ پھر عزیز حبیب اللہ صاحب نے کلام محمود سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ نیز مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے کشمیری زبان میں نظم پڑھی جو بہت پسند کی گئی۔ بعد ازاں محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک پر اثر تقریر کی۔ پھر عزیز سلطان احمد نے درثمین سے نظم پڑھی بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے "احمدیت کیا ہے" کے موضوع پر ایک اثر انگیز تقریر کی۔ بعدہٗ عزیز محمد ایوب نے درثمین عربی سے چند اشعار پڑھے اور مکرم مولانا عبد الواحد صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک مبسوط اور مدلل تقریر کشمیری زبان میں کی۔ آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے دورِ حاضرہ کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئیاں کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنی تیار کردہ نظم کشمیری زبان میں نہایت مؤثر انداز میں سنائی۔

آخر میں صدرِ محترم نے ایک نہایت مدلل اور ایمان افروز تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم خادم صاحب اور عزیز حمید الدین صاحب نے خوش الحانی سے نظمیں سنائیں۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جماعت کی طرف سے حاضرین کی چائے ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ تقریباً اٹھارہ بستیوں میں اس جلسہ کی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تشہیر کی گئی تھی۔ یہاں مدرسہ احمدیہ کے ایک طالب علم عزیز نور الاسلام متعین تھے جنہوں نے احبابِ جماعت کے ساتھ مل کر جلسہ کو کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کی۔ الحمد للہ کہ کثیر تعداد میں غیر احمدی بھی شریکِ جلسہ ہوئے

اس علاقہ میں اور آسنور میں امسال بارش کی بہت کمی محسوس ہو رہی تھی چنانچہ احبابِ جماعت نے بتایا کہ غیر احمدی کہہ رہے ہیں کہ آپ کے مبلغین آئے ہیں انہیں بارش کے لئے دعا کرنے کے لئے کہیں

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

"PREPARE TO MEET THY GOD"

"یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے لئے تیاریاں"

مدراس میں عیسائی مشن کی کانفرنس اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

مدراس کے وسیع و عریض شہر میں تمام دیواروں پر عیسائیوں کی طرف سے ایک اشتہار چسپاں کیا ہوا نظر آ رہا تھا کہ مورخہ ۳۰ ر جون سے لے کر ایک ماہ تک عیسائی مشن کی طرف سے مختلف عناوین پر تقریروں کا سلسلہ جاری رہے گا جس میں حضرت یسوع مسیح کی آمدِ ثانی، آخری زمانہ کی علامات، یسوع مسیح کی حقیقت وغیرہ امور پر تقریریں ہوں گی۔ خدا تعالیٰ نے کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں میں تبلیغ حق کا جوش اور جذبہ اس رنگ میں پیدا فرما دیا ہے کہ وہ جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہے۔ خاص طور پر جب انہیں عیسائیوں کی طرف سے اس قسم کی تقریبوں کا علم ہوتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں بہترین موقع ہاتھ آ رہا ہے اور ان تک حق و صداقت پہنچانے اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دینے کے لئے وہ بے چین و بے قرار ہو کر اپنی تمام دنیاوی مصروفیتوں کو خیرباد کہتے ہوئے آگے آ جاتے ہیں۔

چنانچہ خاکسار نے مورخہ ۲۰ ر احسان (جون) کے خطبہ جمعہ کے بعد جب دوستوں کو اس عیسائی کانفرنس کی اطلاع دے کر اس زرّیں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تقسیم لٹریچرز اور دیگر تبلیغی پروگرام پیش کیا تو تمام احباب اس کام کے لئے آگے آئے اور اس کارِ خیر میں ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

پروگرام کے مطابق تمام خدام اور بعض انصار ۳۰ ر احسان ۱۳۴۷ ہش کی شام کو مشن ہاؤس میں تشریف لے آئے اور بعد نماز مغرب اپنے ہاتھوں میں لٹریچر لئے اس جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

کانفرنس میں پادری صاحب کی تقریر سات بجے شام ہوئی اور ساڑھے آٹھ بجے ختم ہوئی۔ تقریر سننے کے لئے عیسائیوں کا ایک اچھا خاصا مجمع تھا۔ جلسہ گاہ کے سٹیج پر موٹے حروف میں انگریزی اور تامل زبانوں میں لکھا گیا تھا

Prepare to meet thy God

یعنی اپنے خداوند (یسوع مسیح) سے ملنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

پادری صاحب کی تقریر آخری زمانہ اور خداوند [illegible]

[illegible]

کے آخر میں پادری صاحب نے تمام عیسائی سامعین کے سر نگوں ہو کر مسیح کے جلد آنے کے لئے دعائیں کیں۔

جونہی تقریر ختم ہوئی اور لوگ جلسہ گاہ سے باہر آنے لگے ہمارے مخلص اور مستعد خدام نے محبت بھرے انداز میں نہایت سلیقہ اور وقار کے ساتھ Latest findings about Jesus Christ اور Message of peace and a word of warning نامی لٹریچر ہر ایک کے ہاتھ میں دے دیا۔

موخر الذکر مقالہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال (لنڈن) میں کی ہوئی تاریخی تقریر پر مشتمل تھا۔ اس کا تامل ترجمہ بھی سینکڑوں کی تعداد میں اس موقع پر تقسیم کیا گیا لوگ بڑی خوشی اور خندہ پیشانی سے اس روحانی تحفہ کو قبول کرتے رہے۔ یہ بات ہمارے لئے نہایت مسرت انگیز اور روح پرور ہے کہ پادری صاحب کی طرف سے یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے بارہ میں جس رنگ میں ذکر کیا گیا اور مسیح کا انتظار کرنے اور ان کی جلد آمد کی خواہش کی گئی تھی اس کا نہایت مدلل جواب حضور اقدس کی مذکورہ تقریر میں تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود پادری صاحب سے ایسی تقریر کروائی جس کا جواب پہلے ہی سے ہمارے خدام اپنے ہاتھوں میں لئے ان لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر ہمارے قلوب مسرت اور شادمانی سے لبریز ہو گئے کہ لوگ اپنے ہاتھوں میں یہ دونوں لٹریچر لے کر بہت توجہ سے پڑھتے ہوئے جا رہے تھے۔ اور بسوں اور موٹروں میں بیٹھ کر اسی کا مطالعہ کرتے رہے۔

عیسائیوں کا یہ پروگرام مسلسل ایک ماہ تک جاری رہا اس لئے ہماری طرف سے بھی مختلف لٹریچرز انگریزی اور تامل میں تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ پادری صاحب موصوف کی ایک تقریر جو انہوں نے ۳ ر جولائی ۱۹۶۸ء کو کی تھی۔ بعنوان "یسوع مسیح کون ہیں" تھی جس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تھی کہ یسوع مسیح خداوند خدا کے بیٹے تھے۔

اس کے جواب میں ہم نے اسی عنوان سے یعنی "یسوع مسیح کون ہیں؟" تامل زبان میں پانچ ہزار کی تعداد میں ایک لٹریچر شائع کیا جس میں بائیبل کی روشنی میں اور اس کے کئی حوالوں سے یہ ثابت کیا کہ یسوع مسیح صرف ایک انسان اور مامور من اللہ تھے۔ مورخہ ۸ ر جولائی بروز اتوار یہ ٹریکٹ وسیع پیمانہ پر عیسائی جلسہ گاہ کے باہر تقسیم کیا گیا ہماری ان سرگرمیوں سے عیسائی حلقوں میں خاصی ہلچل نظر آ رہی ہے اور ہمارے متعلق خوب چرچا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور ہمارے خدام کو زیادہ سے زیادہ خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مذکورہ کانفرنس میں پادری صاحب نے جو تقریر کی تھی اس کا لب لباب یہ ہے کہ آج دنیا ایک بھیانک حالت سے دوچار ہے۔ ہر طرف بدامنی بے چینی اور ظلم و ستم کا بازار گرم ہے اور ہر طرف سے لڑائیوں اور جنگوں کی باتیں ہی سننے میں آتی ہیں۔ علاوہ ازیں جگہ جگہ کال پڑ رہے ہیں۔ بھوک اور بے چارگی اور غربت و افلاس کی آوازیں آ رہی ہیں۔ ایک علاقہ کے لوگ بارش نہ ہونے کی وجہ سے بیزار اور بے چین ہیں تو دوسری طرف طوفان، زلزلہ اور سیلاب وغیرہ سے پریشان ہیں۔ گویا کہ آج ہم اپنی آنکھوں سے نوح، لوط وغیرہ نبیوں کے زمانہ کے عذاب اور آفتیں دیکھ رہے ہیں انجیل مقدس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی گھڑی اور یہی زمانہ یسوع مسیح کی آمد کا ہے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح چوروں کی طرح آئیں گے۔ یعنی ان کی آمد اچانک ہوگی اور کسی کو ان کے آنے کے وقت کا علم نہ ہوگا۔ اس لئے تم لوگ یسوع مسیح کی آمد کے منتظر رہو اور ہمیشہ دعا کرتے رہا کرو کہ ہماری زندگی میں ہی یسوع مسیح آ جائیں۔ اور ہم ان سے ملاقات کر سکیں۔

پادری صاحب نے یسوع مسیح کی آمد کے متعلق جو علامات بیان کی ہیں وہ یہ ہیں
"اس کے شاگردوں نے اس کے پاس آ کر کہا کہ ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی۔ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟

یسوع نے جواب میں ان سے کہا۔۔۔
۔۔۔ تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہیں سنو گے۔ خبردار گھبرا نہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔ اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔ لیکن یہ سب مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی"

(متی ۲۴ : ۳-۹)

نیز "جیسا کہ نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابنِ آدم کے وقت میں ہوگا"۔

(متی ۲۴-۳۷)

عیسائی مقرر اپنی تقریروں میں یہی بات دوہراتے رہے کہ آج دنیا میں مختلف آفتیں یکے بعد دیگرے آ رہی ہیں حتیٰ کہ نوح کے زمانہ کا طوفان بھی اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہو اس لئے اب مسیح کی آمدِ ثانی کا زمانہ نزدیک ہو رہا ہے۔ غرض وہ اپنی تقریروں میں یہ ظاہر کر رہے تھے کہ خدا کی طرف سے پہلے عذاب نازل ہوتا ہے اس کے بعد خدا کی طرف سے ہوشیار کرنے والا آ جاتا ہے

حالانکہ یہ بات نہ صرف تواریخ انبیاء کے خلاف ہے بلکہ انسان کا ضمیر بھی یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ یعنی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ دنیا کو خدا کی طرف سے ہوشیار کرنے والے مامور و مرسل پہلے آتے ہیں۔ دنیا ان کی تنبیہ پر کان نہیں دھرتی اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوتی بلکہ اپنی بد اعمالی اور ظلم و تعدی میں بڑھتی چلی جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کی قہری تجلی ظاہر ہوتی ہے۔ اور خدا کی طرف سے عذاب نازل ہوتا ہے جس کی پہلے سے ہی خبر دی ہوئی ہوتی ہے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کو ہی دیکھ لو۔ آپ نے آ کر اپنی قوم کو آنے والی مصیبتوں اور آفتوں کے متعلق ہوشیار کیا اور طوفان عظیم کے بارے میں خبردار کیا۔ لیکن لوگوں نے آپ کا انکار کیا اور آپ کی باتوں کو ہنسی مذاق میں اڑایا جس کے نتیجہ میں طوفان کی شکل میں خدا کا غیظ و غضب ان پر نازل ہوا۔ حضرت یسوع مسیح نے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ کی مثال دے کر یہی سمجھایا تھا کہ میرے آنے کے بعد میرے انکار کے نتیجہ میں ہی یہ آفتیں اور مصیبتیں نازل ہوں گی

اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی ہوشیار اور متنبہ کرنے والے کی آمد سے قبل ہی عذاب نازل ہوتا تو لوگوں کو خدا پر اعتراض کرنے کا موقع ملتا کہ تو نے اس قسم کے عذابوں کے بارے میں ہمیں قبل از وقت کیوں نہ بتا دیا

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

آج ہم یورپ اور امریکہ کہتے ہیں۔ اگرچہ وہاں جگہ جگہ علم و حکمت کے چراغ روشن ہو چکے تھے۔ مگر ان کو اس روشنی میں اسلام کا صحیح خدوخال نظر نہیں آ رہا تھا۔

یورپ کا ذہنی انقلاب لیکن سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی روحانی توجہ کا فیض دیکھئے کہ جب تحریک جدید کے مجاہد اس دیارِ کفر و تثلیث میں پہنچے تو ظلمت کا نور ہونے لگی اور انوارِ اسلام ان کے ذہن و فکر کو روشن کرنے لگا۔ وہی مسیحی مستشرق جو اسلام پر اعتراضات کر کے اپنے علمی کمالات کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اب اسلام کی طرف سے دفاع کرنے لگے۔ انہیں تحریک جدید کی بدولت اسلام پر صحت مند لٹریچر مل گیا۔ وہ اسلامی توحید۔ فلسفۂ اذان وغیرہ غرض اسلامی عقائد و تعلیمات کے افادی پہلوؤں سے دنیا کو آگاہ کرنے لگے۔ عہد حاضر کا مورخ حیران ہے کہ اہلِ مغرب کے خیالات میں اتنی جلد انقلاب کیسے آگیا۔ اور تو اور خود پاپائے اعظم ویٹی کن چرچ کی اسلامی کی اسلامی اصول پر تنظیم تو فرما رہے ہیں۔ اسلام نے مذاہب عالم اور پیشوایانِ مذاہب کے احترام کی جو تعلیم دی ہے ویٹی کن کی کیتھولک کونسل اسے منظور کر چکی ہے۔ اور ایک گشتی مراسلہ کے ذریعہ اپنے پیروؤں کو تاکید کر چکی ہے کہ مذاہب عالم اور پیشوایان مذاہب کا احترام کریں۔ چرچ کی یہ پالیسی اس کی پندرہ سو سالہ پالیسی سے بہت مختلف ہے۔ اس نے تو کبھی رواداری کی ایسی تعلیم نہیں دی تھی۔ ”ویٹی کن جو کیتھولک مسیحیوں کا مذہبی مرکز اور عیسائیوں کا دل و دماغ ہے آخر اس میں یہ تبدیلی کیسے آئی؟ یہ اسلام کی صداقت کا خاموش اعتراف ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اب مذہب کے نام پر جو انقلاب آئے گا وہ اسی طرح مسیح کا خاموش اور رفتہ رفتہ انقلاب ہوگا۔ یسوع مسیح نے بتایا یہی ہے کہ وہ دنیا میں دوسری مرتبہ چور کی مانند آئے گا یعنی لوگ بے خبر ہوں گے اور آنے والا آجائے گا۔

حضرت مصلح موعود کا فیض اب ذرا سوچئے کہ یورپ میں جو خاموش انقلاب آرہا ہے۔ اور لوگ خاموشی کے ساتھ اسلام کی صداقت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ یہ کسی بزرگ، خدا رسیدہ کی نظرِ توجہ کا فیضان ہے؟ یہ فیض ہے سیدنا حضرت مصلح موعود اور آپ کی تحریک جدید کا اگر یہ تحریک جاری نہ کی جاتی تو قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم ہوتے۔ نہ مساجد تعمیر ہوتیں۔ نہ مجاہدین اسلام یورپ امریکہ اور دوسرے ممالک کے صحراؤں۔ ریگستانوں اور سبزہ زاروں میں خیمہ زن ہوتے۔ نہ ان کے ذہن و فکر کا طور و طریق بدلتا۔

مسیحی آثار کا ظہور ہم جو بزرگوں کے غیبی تصرفات پر یقین رکھتے ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور آپ کی ”تحریک جدید“ کا نعرۂ مستانہ تھا کہ وادئ قمران کے صحیفے ردائے عیسیٰ اور یسوع مسیح کی پیرانہ سالی کا فوٹو یہ سارے آثار اسلام کی صداقت پر گواہی دینے کے لئے اپنے اپنے مسکن سے نکل آئے۔ اور مجموعی طور پر اب ایک ایسا ماحول پیدا ہو گیا ہے جہاں عیسائیت زندگی و بقا کی سانس نہیں لے سکتی۔ اب وہ وقت قریب ہے جب قرآن پاک کی بات ”لیظھرہ علی الدین کلہ“ اپنے دعوے کی صداقت ساری دنیا سے منوا ئے گی۔ یہ تاریخی اور فیصلہ کن معرکہ ”تحریک جدید“ کے ذریعہ سر کیا جائے گا۔ اس لئے اے تحریک جدید کے مجاہدو! پہلے سے زیادہ ایثار۔ سرفروشی اور ہمت کا مظاہرہ کرو۔ مطالباتِ تحریک جدید پر عمل کرو۔ اس تحریک کی مالی قربانیوں میں حصہ لو۔ ایثار، سادگی اور محنت کشی کو اپنا شعار بنا کر دنیا کے سامنے ایک مثالی معاشرہ پیش کرو۔ خدا ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جوانانِ سعادت مند پندِ پیرِ دانا را

ایفائے عہد — اور — تحریک جدید

احباب کرام! سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہر احمدی کے لئے اللہ تعالیٰ کی منشاء سے قیامت تک ثواب حاصل کرنے کا سامان تحریک جدید کے ذریعہ کر دیا ہے۔ اس بابرکت تحریک نے شیطان کے ایوانوں میں ہلچل مچا دی ہے۔ اور طاغوتی طاقتوں کے قدم اکھڑنے لگے ہیں۔ آپ ارشاداتِ خلفاء کرام اور خود اپنے وعدوں کے مطابق سالِ رواں کے وعدے بقایا (اگر بقایا آپ کے ذمہ ہے) جلد ادا فرمائیے سالِ رواں کے صرف دو ماہ باقی ہیں۔ عدم ادائیگی یا تاخیر سے ادائیگی سے سلسلہ کے کام حد درجہ متاثر ہوتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ وہ بھی اس تحریک میں آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھو دیا جائیگا“۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین وکیل المال تحریک جدید

تحریک جدید — اور احمدی خواتین کی ذمہ داریاں

از محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

زندگی کی گاڑی مرد و عورت دو پہیوں کے تعاون سے چلتی ہے۔ الٰہی سلسلوں میں ہر دو کی ذمہ داریاں اسی طرح مربوط ہیں کہ ایک دوسرے سے جدا کرنا ممکن نہیں۔ حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مختلف پیرایوں میں امتِ مسلمہ کو یہ تلقین کی ہے کہ خواتین کی ذمہ داریاں کس قدر اہم ہیں۔ چنانچہ الجنۃ تحت اقدام الامھات کہہ کر توجہ دلائی کہ خواتین اپنی اولاد کی نیک تربیت کر کے گویا اپنے قدموں میں ان کے لئے جنت پیدا کر سکتی ہیں۔ جو مستورات خود صالحہ ہوں گی سلسلہ کی خادمہ ہوں گی متقی اور نماز روزہ اور دیگر فرائض کی پابند ہوں گی۔ دعائیں کرنے والی ہمدرد خلائق۔ قطع جرح، چغل خوری اور غیبت سے دور ہوں گی۔ یہی اخلاقِ حسنہ وہ اپنے قول و عمل سے اپنی اولاد میں پیدا کریں گی۔

خلافتِ ثانیہ سے اب تک احمدی خواتین کو حصولِ رضائے الٰہی کے بیشمار نادر مواقع حاصل ہوئے ہیں۔ الفضل کا اجراء سرمایہ کی کمی کی حالت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے خلافتِ اولیٰ میں ہوا۔ اور حضرت ام المومنین اور حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہما ان معدودے چند افراد میں سے تھیں جن کی مالی امداد نے بنیادیں استوار کیں۔ مبلغین کرام جب بیرونی ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جاتے ہیں۔ خواہ ان کے اہلبیت میدان جہاد میں ساتھ یا پیچھے رہیں۔ ہر دو صورتوں میں ان کو بہت سی ذمہ داریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب اور حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم کو تبلیغ کے لئے کم و بیش پندرہ سے بیس سال تک باہر رہنا پڑا۔ سب کے اہلبیت کو بے مثال قربانیاں کرنی پڑیں۔ لنڈن، ہالینڈ اور کوپن ہیگن (ڈنمارک) کی مساجد کی تعمیر احمدی مستورات کی مالی قربانیوں کا شاہکار ہیں۔

اسلام کے دورِ اول میں صحابیات نے جو جان، مال اور اولاد و اقارب کی قربانیاں کیں وہ بے مثال ہیں۔ ایک بوڑھی خاتون کا بیٹا جہاد میں شہید ہوا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو اس خاتون کے سامنے آنے پر بیٹے کی تعزیت کی۔ تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور کو زندہ پا کر بیٹے کے غم کو گویا بھون کر کھا لیا ہے۔ یعنی حضور کی سلامتی کے باعث تکلیف نہیں بلکہ باعثِ تقویت بن گیا ہے۔ ایک خاتون غزوۂ احد میں حضور کی شہادت کی خبر سنکر دیوانہ وار مدینہ سے نکل پڑی تو راستہ میں ایک مجاہد سے دریافت کیا کہ حضور کا کیا حال ہے۔ وہ چونکہ حضور کی خیریت کی وجہ سے مطمئن تھے۔ کہنے لگے کہ تمہارا خاوند مارا گیا ہے۔ اس خاتون نے جھنجھلا کر بار بار کہنے پر کہ میں صرف حضور کے متعلق دریافت کرتی ہوں۔ اس صحابی نے خاوند والد اور بھائی کی شہادت کی خبر یکے بعد دیگرے سنائی۔ اور بالآخر بتایا کہ حضور بحمد اللہ سلامت ہیں۔ اس خاتون نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ حضور سلامت ہیں تو دیگر تمام غم حقیر ہیں۔

اے خواتینِ سلسلہ! آپ انہی صحابیات کی جانشین ہو۔ اور خلفاء کرام کی طرف سے جاری شدہ ارشادات کی کامل اطاعت آپ پر فرض ہے۔ اس وقعہ مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر یہ تجویز منظور فرمائی کہ خواتین اور بچگان کو تحریک جدید کے چندہ میں شامل کیا جائے۔ سو امید ہے کہ لجنات اس بارے میں اپنی ذمہ داری محسوس کریں گی اور ہفتہ تحریک جدید جو ۳ تا ۹ اکتوبر کو منایا جا رہا ہے اس میں خاص طور پر کوشش کریں گی کہ حضور کے اس ارشاد کی پوری پوری تعمیل کی جائے اور مجھے اپنی کارگذاری سے مطلع کریں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا کرے اور حافظ و ناصر ہو اور ان کی کوششوں کو پروان چڑھائے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرم میاں عطا اللہ صاحب وکیل سابق امیر جماعت راولپنڈی کی حالت کینیڈا میں باعثِ تشویش ہے۔ وہ آٹھ ماہ سے بیمار ہیں۔ کئی ہفتے کے بعد ان کی حالت کے متعلق ڈاکٹر صحیح طور پر بتا سکیں گے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین
(مؤلف اصحاب احمد قادیان)

امریکن پادری اورل رابرٹ کا روحانی مقابلہ سے کھلا فرار

بقیہ صفحہ اوّل

لیکن ان کو اخباری نمائندوں سے بالمشافہ گفتگو کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ اخبار ڈیلی نیشن "Daily Nation" نے ان کی بوکھلاہٹ کی کیفیت بیان کی ہے۔ وہ لکھتا ہے :-

"کینیا میں احمدیہ مسلم مشن کے انچارج مولانا عبدالکریم صاحب شرما نے ایک دل موہ لینے والا خط شفا نمائی کے دعویدار پادری رابرٹ کے نام لکھا تھا۔ ازراہ مہربانی انہوں نے ایک نقل ہمیں بھی بھجوائی۔ خط میں روحانی مقابلے کا چیلنج تھا جواب لینے کے لئے جب ہم ہوٹل میں گئے اور کمرہ نمبر ۳۰۴ جس میں مسٹر رابرٹ مقیم تھے کے ساتھ ہم نے بذریعہ ٹیلیفون رابطہ قائم کیا تو پہلے مرد کی آواز آئی جب ہم نے مقصد بیان کیا تو فوراً ٹیلیفون ایک عورت کو دے دیا گیا۔ جس نے کہا کہ مسٹر رابرٹ موجود نہیں ہیں۔"

پھر اخبار کا رپورٹر لکھتا ہے کہ :-

"جب نچلی منزل میں آکر میں ان کے پریس سیکرٹری مسٹر رونشن، جو خود بھی عیسائی ہیں سے ملا اور ان سے درخواست کی کہ وہ مسٹر رابرٹ سے ملاقات کروا دیں تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ کسی صورت میں بھی مسٹر رابرٹ کو آپ سے ملاقات کرنے کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ آپ مسٹر رابرٹ کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ جب (رپورٹر) نے احمدیہ مسلم مشن کے چیلنج کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ ہم اسے قبول نہیں کر سکتے۔ ایسے مقابلوں سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ ہم ایک خاص مقصد لے کر آئے ہیں۔ ان چکا چوند کر دینے والی پیشکشوں کی وجہ سے ہم اپنے مقصد سے ہٹ کر غیر اہم باتوں میں نہیں پڑ سکتے۔"

رپورٹر لکھتے ہیں کہ :-

"میں نے پھر درخواست کی کہ مسٹر رابرٹ سے ملاقات کا ضرور انتظام کر دیں۔ انہوں نے کہا مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی کچھ مدد نہیں کر سکتا۔ آپ خواہ مخواہ انہیں ذلیل کرنے پر آمادہ ہیں۔"

نامہ نگار لکھتا ہے کہ

"باتوں باتوں میں مجھے معلوم ہوا کہ مسیح کا معجزہ دکھانے والا یہ مناد ہوٹل کے ایک ایسے کمرہ میں مقیم ہے جس کا کرایہ بیس پونڈ روزانہ ہے۔ اور یہ بھی پتہ لگا کہ ان ستارہ منادوں کے اس گروپ کے ایک ہفتہ قیام کا خرچ تقریباً دو ہزار پونڈ ہوگا۔ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ یہ خرچ اتنا ہے کہ اس سے پانچ ہزار طلباء کو تین ماہ تک خوراک مہیا کی جا سکتی ہے۔"

پھر طنزاً لکھتا ہے کہ :-

"یہ ہیں وہ معجزات جن کے لئے ہم سب عیسائیوں اور گنہگاروں کو احتراماً کھڑا ہو جانا چاہیئے ..... ہلولویا ...... خدا کی تمجید ہو۔"

اسی طرح ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ جو مشرقی افریقہ کا سب سے بڑا اخبار ہے اور جس کی اشاعت چالیس ہزار کے قریب ہے اپنے ۲۰ جولائی کے پرچہ میں صفحہ اوّل پر تین کالمی سرخی دے کر کہ

"دعا کے مقابلہ کا چیلنج نامنظور ہو گیا"

رقمطراز ہے کہ :-

"ایسٹ افریقن احمدیہ مشن کے چیف مشنری مولانا عبدالکریم شرما نے کل امریکن پادری اورل رابرٹ کو چیلنج کیا تھا کہ وہ قبولیت دعا میں ان کا مقابلہ کریں۔ مسٹر رابرٹ خود تو ہمیں نہیں مل سکے لیکن ان کی اہلیہ نے کہا کہ "یہ مقابلہ ہمیں منظور نہیں ہے"

اخبار نے مزید لکھا ہے کہ :-

"کل پھر لوگوں کا جم غفیر کاموکوجی کے وسیع پنڈال میں معجزہ دیکھنے کی آرزو لئے ہوئے جمع ہوا۔ مسٹر رابرٹ نے اپنے وعظ میں اس بات پر زور دیا کہ وہ خود بیماروں کو شفا دینے کی طاقت نہیں رکھتے بلکہ یسوع مسیح ان کے ہاتھ پر شفا بخشتے ہیں۔ انہوں نے کہا جو لوگ اس بات کا پختہ عہد کرتے ہیں کہ وہ اپنی زندگیوں میں سچی تبدیلی پیدا کریں گے اور یسوع مسیح کو اپنے دلوں میں جگہ دیں گے وہ اپنے ہاتھ بلند کریں۔ ہزاروں ہاتھ بلند ہوئے۔ بے شمار لولے، لنگڑے، اندھے اور بہرے شفا یابی کی امید پر سٹیج کے قریب جمع تھے مسٹر رابرٹ نے سٹیج سے بہتیری اپیلیں کیں۔ جلسہ ختم ہوا اور یہ مریض اسی طرح لڑکھڑاتے ٹٹولتے گھروں کو واپس گئے۔ انہیں کہہ دیا گیا کہ جاؤ اور مسیح پر سچا ایمان پیدا کرو۔"

پھر ایک اور نامہ نگار لکھتا ہے کہ :-

"شاید ہی نیروبی میں کوئی ایسا شخص ہو جسے اس بات کا علم نہ ہو کہ اورل رابرٹ شہر میں آئے ہوئے ہیں۔ جس طرف نگاہ اٹھاؤ شہر میں انہیں کے بڑے بڑے پوسٹر نظر آتے ہیں۔ جو ہم کو ان کے معجزات دکھانے کے وعدوں کو یاد دلاتے ہیں ان کا کردار مسیح کے کردار سے کتنا مختلف ہے۔ مسیح شہر میں خاموشی سے داخل ہوتے تھے اور اپنے اقتداری معجزات دکھا کر چلے جاتے تھے اور اپنے ساتھیوں کو تلقین کرتے تھے کہ ان معجزات کی تشہیر نہ کرنا لیکن مسٹر رابرٹ اور ان کے ساتھی شہر بہ شہر پھرتے ہیں اور ہزاروں پونڈ خرچ کر کے پروپیگنڈا کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان کی طرف توجہ پیدا ہو اور پھر مسیح کے طریق کے برعکس جب وہ کسی بیمار کو تندرست کرنے سے عاجز آ جاتے ہیں تو اس بہانہ کی آڑ لیتے ہیں کہ مریض میں سچا ایمان نہ تھا۔"

اخبار نے مزید لکھا کہ :-

"کئی سال سے امریکہ کے ایک چرچ نے ان کے لئے ایک ہزار ڈالر انعام مقرر کر رکھا ہے اور ان سے کہا کہ وہ کسی ایسے مریض کو پیش کریں جس کی شفا یابی کی تصدیق تین ڈاکٹروں کی کمیٹی کر دے تو وہ اس انعام کو حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے لیکن مسٹر رابرٹ نے باوجود اس دعوے کے کہ انہوں نے ہزاروں مریضوں کو شفا دی ہے ابھی تک اس انعام کو قبول نہیں کیا۔ ہمارے لئے خوشی کی بات ہوگی اگر مسٹر رابرٹ یہاں ابھی کسی مشہور ڈاکٹر کی تصدیق کے ساتھ شفا کا معجزہ دکھائیں۔"

سنڈے پوسٹ نے اپنے ۱۱ جولائی کے اداریہ میں لکھا :-

"دنیا کے کسی خطہ میں امریکہ سے زیادہ مذہب کو جلب زر کا ذریعہ نہیں بنایا گیا۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ امریکی عوام دوسرے ممالک کی نسبت زیادہ گھٹیا قسم کی عبادت کرتے ہیں ایسا نہیں ہے۔ گرجوں میں جانے والوں کی معقول تعداد ایسی ہے جو مذہب کے متعلق سچے جذبات رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بلی گراہم اور مرحوم ایمی سیمپل میکفرسن جیسے کئی عیسائی مناد اور دیگر امراء امریکہ میں ایسے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو اپنے پیچھے لگا کر بڑی دولت کمائی ہے۔ اب اورل رابرٹ ان کی ہمسری کا دعویٰ لے کر اٹھے ہیں۔ بدقسمتی کی بات ہے کہ انہوں نے اب کینیا کو اپنا اکھاڑہ بنایا ہے۔ مسٹر اورل رابرٹ کے جہاد کی خصوصیت ان کے بلند بانگ دعاوی اور بے پناہ پروپیگنڈا ہے جو ان سے پہلے امریکی منادوں کو حاصل نہ تھی۔ ایک اور نمایاں پہلو ان کے جہاد کا یہ ہے کہ ان کی اس مہم کے پیچھے جلب زر کا جذبہ کارفرما نظر آتا ہے۔ کاموکونجی کے میدان میں اگرچہ معجزات کا فقدان تھا لیکن چندہ کے تھیلوں کی فراوانی تھی۔ یہ امر پبلک کی دلچسپی کا باعث ہوگا اگر وہ ہمیں یہ بتائیں کہ انہیں کس قدر یہ آمد ہوئی ہے۔"

پھر اسی اخبار نے ایک دوسری اشاعت میں مسٹر رابرٹ کی مہم پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ :-

"ان کی آمد ہمارے لئے کوئی اچنبھا نہیں ہے اس سے پہلے بھی کئی آئے اس قسم کے لوگ ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ وہ ہم سے ہماری نجات اور ہماری روحانی ترقی اور معجزات دکھانے کے وعدے کرتے ہوئے آتے ہیں اور ہمیں مایوسی میں دھکیل کر چلے جاتے ہیں۔ اورل رابرٹ کہتے ہیں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے سے نفرت چھوڑ دینی چاہیئے۔ اور بغیر رنگ و نسل کا امتیاز کئے باہمی محبت اور دوستی کے تعلقات کو استوار کرنا چاہیئے ان کا یہ وعظ خوب ہے۔ لیکن مسٹر رابرٹ ہمیں معاف کریں اگر ہمارے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ شخص یہاں کینیا میں کیا کرنے آیا ہے جبکہ اس کے اپنے ملک میں اور اس کی اپنی قائم کی ہوئی یونیورسٹی کے دروازوں پر رنگ و نسل کے امتیاز کی وجہ سے تلخیاں پیدا ہیں۔ مسٹر رابرٹ خود اپنے لوگوں میں معجزات کیوں نہیں دکھاتے اور کیوں ان کے دلوں میں تبدیلیاں پیدا نہیں کرتے۔ دنیا کے تمام عظیم مذاہب فروتنی کی تلقین کرتے ہیں۔ مسیح خود مجسم فروتنی تھے پادریوں اور عیسائی منادوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ لوگوں کے لئے فروتنی کا نمونہ بنیں۔ لیکن مسٹر رابرٹ کا

طریق اس کے برعکس ہے۔ ان کی ہیجان خیز پبلسٹی اور معجزات دکھانے کے بلند بانگ دعاوی خود بینی کی رُوح سے کچھ لگا نہیں کھاتے ہم ضعیف البیانی سے متاثر نہیں ہو سکتے۔ ہم ان کے اور ان کے اٹھارہ ہمراہیوں کے معجزات کا نتیجہ دیکھنا چاہتے ہیں اگر وہ فی الحقیقت ایسی کرامات دکھا سکتے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ انہیں کینیا میں آکر نیروبی کے در و دیوار کو اپنے اشتہاروں سے سیاہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ ہم خود چل کر امریکہ جاتے اور ان سے درخواست کرتے کہ وہ ہم پر رحم کریں اور ہم کو برکت دیں۔"

کینیا کے علاوہ تنزانیہ اور یوگنڈا کے اخبارات نے بھی ہمارے چیلنج کو نمایاں جگہ دی۔ ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ نے اپنے اداریہ میں ہمارے چیلنج کا ذکر کرنے کے بعد لکھا:۔

"کینیا میں صرف عیسائی مذہب ہی نہیں ہے بلکہ اور بھی مذاہب پائے جاتے ہیں بالخصوص اسلام، جو ہر وقت مقابلہ کے لئے آمادہ رہتا ہے مسٹر رابرٹ کو اس مذہبی مخالفت کا سامنا نہ کرنا پڑتا اگر وہ لیے یہاں آنے سے قبل یہاں کی عیسائی تنظیموں کے ساتھ رابطہ قائم کرتے۔ اور ان کے صلاح و مشورہ سے ایسے طریق پر منادی کرتے جس سے دوسرے مذاہب سے ٹکراؤ نہ ہوتا۔"

بعض اخباروں میں لکھا ہے گیا ہے بیماروں کی شفایابی کا ذکر بھی آجاتا تھا لیکن چونکہ ان کے پتے معلوم نہ ہوتے تھے اس لئے تحقیق مشکل تھی۔ ایک دن ایک اخبار نے ایک اسماعیلی نوجوان مسٹر عظیم قاسم کے متعلق لکھا کہ وہ آٹھ ماہ سے ایک ہسپتال میں صاحب فراش تھے اور چل پھر نہ سکتے تھے۔ ان کو ایمبولنس میں بٹھا کر پنڈال میں لے جایا گیا اور مسٹر رابرٹ کے ہاتھ رکھنے سے وہ تندرست ہو گیا۔ اور چلنے پھرنے لگ گیا۔ اور اس نے اعلان کیا کہ میں اب عیسائی ہو جاؤں گا۔"

یہ خبر پڑھتے ہی مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما خاکسار کو ساتھ لے کر ہسپتال میں گئے۔ وہاں جا کر دیکھا کہ مریض کو خون دیا جا رہا ہے اس کی والدہ نے بتایا کہ ہم پادری کے پاس گئے ضرور تھے لیکن میرے بیٹے کو کچھ فائدہ نہیں ہوا بلکہ اس کی حالت کل سے زیادہ خراب ہے۔ اس نے کہا میرے لڑکے نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ وہ عیسائی ہو جائے گا۔ مکرم شرما صاحب نے ہسپتال کے ڈاکٹروں کو اخبار دکھایا اور کہا کہ وہ اس خبر کی تردید کریں چنانچہ ڈاکٹروں ““

““ نے اسی وقت اخبار کو ٹیلیفون کیا اور بتایا کہ مریض کی حالت تو پہلے سے بھی زیادہ خراب ہے اور یہ جو خبر شائع ہوئی ہے غلط ہے اور سراسر دھوکا ہے۔

اس طرح اس دجالی فتنے کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے شکست ہوئی اور ہمارے چیلنج کی وجہ سے لوگوں نے اسلام کی فتح کو محسوس کیا۔ مسلمان بہت خوش ہوئے۔ اور کئی مبارکباد دینے بھی آئے ٭

٭ ٭ ٭

مدراس میں عیسائی مشن کی کانفرنس اور جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

بقیہ صفحہ چھ

تاکہ ہم تیری اور اس مامور کی اتباع و اطاعت کر کے اس عذاب سے بچ سکیں چنانچہ قرآن کریم بھی یہی فرماتا ہے

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى (طٰهٰ ع ۸)

یعنی اگر ہم ایک مامور کو بھیجنے سے قبل لوگوں کو ہلاک کرتے اور ان پر عذاب نازل کرتے تو وہ ضرور پوچھتے کہ اے ہمارے پروردگار! یہ عذاب آنے سے قبل ہماری طرف کوئی رسول تو نے کیوں نہیں بھیجا تاکہ ہم قبل اس کے کہ رسوا اور خوار ہو جائیں تیری آیات کی اتباع کرتے۔

نیز خدا تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل ع ۲) یعنی جب تک ہم کوئی رسول نہیں بھیجتے (دنیا میں) عذاب نازل نہیں کرتے۔ غرض خدا کی طرف سے ایک مامور و مرسل کے بھیجنے سے قبل دنیا میں عذاب نازل نہیں کیا جاتا۔

آج دنیا مختلف قسم کی آفتوں، مصیبتوں اور عذابوں سے دوچار ہو کر ایک بہت بڑی تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے اور انجیل مقدس میں مسیح کی آمد ثانی کے وقت کی جو جو علامتیں بیان کی گئی ہیں وہ سب کی سب پوری ہو رہی ہیں تو یقین ہے کہ ان عالمگیر عذابوں کے آنے سے قبل مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہوں۔ اور دنیا ان کی شناخت سے محروم رہی ہو!!

یقین جانو کہ آنے والا اسی ملک ہند اور قادیان کی بستی میں حضرت مسیح علیہ السلام کا مثیل بن کر آگیا۔ اور اس نے ٹھیک وقت پر دنیا کو اس ہولناک انجام سے خبردار کرتے ہوئے متنبہ کر دیا کہ:۔

"وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے .... اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ....

.... اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے کہ وہ وقت دور نہیں.... میں سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ ایک مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس انتباہ کی طرف دنیا نے کوئی توجہ نہ کی۔ بلکہ آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہوئی۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو الہاماً یہ بشارت ملی کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زبردست انذار اور انتباہ کے مطابق دنیا کو اس قسم کی آفتوں اور عذاب سے دوچار ہونا پڑا کہ الامان والحفیظ۔

الغرض انجیل مقدس میں بیان فرمودہ تمام علامتوں کے ساتھ اور دنیا کے ایک تباہ کن حالت سے دوچار ہونے سے قبل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

اب مزید انتظار فضول ہے! آنے والا آگیا اور اپنی پوری شان کے ساتھ آیا۔ اور دنیا میں ایک روحانی انقلاب کا پودا لگا کر چلا بھی گیا۔ اب نہ اور کوئی آئے گا اور نہ اس کی انتظار کچھ سودمند ہے۔

اس لئے مبارک ہیں وہ جو وقت کی نزاکت کو پہچانتے اور سچے مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کر لیتے ہیں۔ کہ نتیجہ میں وہی ابدی سکھ پائیں گے ٭

علاقہ کشمیر میں احمدیہ جماعتوں کے جلسے

بقیہ صفحہ پانچ

چنانچہ رشی نگر پہنچے پر رات بھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارش ہوتی رہی صبح اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے دھوپ نکل آئی لیکن پھر بادل سروں پر منڈلانے لگے اور یہ خطرہ دوران جلسہ شدت سے محسوس کیا جاتا رہا کہ کہیں بارش شروع ہو گئی تو جلسہ نہ ہو سکے گا۔ درمیان میں ایک دو مرتبہ خفیف بوندا باندی ہو ہو کر بھی رک گئی اور ہمارا یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا نمازیں بھی جلسہ گاہ میں ہی ادا کی گئیں چائے ناشتہ بھی یہیں ہوا۔ جلسہ گاہ چونکہ بستی سے باہر تھی اس لئے ہم لوگ نماز سے فارغ ہو کر چلنے لگے تو ہلکی بارش شروع ہو گئی چھتریاں لگانی پڑیں۔ جونہی ہم لوگ قیامگاہ میں داخل ہوئے بڑی شدید بارش شروع ہو گئی۔ جماعت کے احباب کہہ رہے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ بارش کی اشد ضرورت بھی تھی اور جلسہ سے پہلے اور اختتام پر بارش بھی خوب ہو گئی اور ہمارا جلسہ بھی نہایت خوبی سے انجام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ یہ بارش آسنور اور کوریل میں بھی ہوئی۔

جلسہ گاہ میں مستورات کے لئے پردہ کا بھی اچھا انتظام تھا۔ چنانچہ مستورات بھی کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئیں۔

بالآخر احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے آمین

موصیوں کا سہ ماہی حساب

دفتر ہذا کی طرف سے حصہ آمد کے تمام موصیوں کی خدمت میں موجودہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں وصول ہونے والی رقوم کی اطلاع دیتے ہوئے بقایا کی ادائی کے لئے توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اور درخواست ہے کہ تمام بقایادار موصی بقایا کی رقوم جلد ارسال کر کے ممنون فرماویں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN

وقفِ جدید کے چندوں کی تفصیل براہِ راست دفتر وقفِ جدید میں بھجوائیں

تمام جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال اور سیکرٹری صاحبانِ وقفِ جدید کی خدمت میں عرض ہے کہ جب وہ خزانہ میں چندہ کی رقوم بھجوائیں تو ان رقوم کی تفصیل ایک فہرست کی شکل میں دفتر وقفِ جدید میں براہِ راست ارسال فرمادیں۔ اس فہرست میں نام، وعدہ، وصولی اور بقایا وغیرہ کے متعلق تفصیل موجود ہونی چاہیئے۔ وقفِ جدید کا چندہ بھیجتے وقت خزانہ کو صرف یہی لکھ دینا کافی ہے کہ اسقدر رقم چندہ بالغان وقفِ جدید کی ہے اور اسی قدر رقم اطفال وقفِ جدید کی ہے مگر دفتر وقفِ جدید کو یہ تفصیل بھیجنی ضروری ہے کہ اس رقم میں سے فلاں صاحب کا اتنا چندہ ہے۔ اور فلاں صاحب کا اس قدر بقایا وصول ہوا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل نہ ہونے کی صورت میں دفتر کو طویل خط و کتابت میں سے گزرنا پڑتا ہے جس سے بہت سا وقت خرچ ہو جاتا ہے۔ پس سیکرٹری صاحبان براہِ کرم اس نہایت ضروری امر کی طرف توجہ فرماویں اور امراء و صدر صاحبان ان امور کی نگرانی فرمائیں۔ اس تھوڑی سی تکلیف میں مقامی جماعتیں خود بھی اور مرکزی انتظام بھی بہت سی کاوش سے بچ جائیں گے۔ اور جماعتوں کا حساب بھی نہایت عمدہ ہو جائیگا۔

(نگرانِ وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان)

ہمدرد دواخانہ دہلی کے متولی جناب حکیم عبدالحمید صاحب قادیان میں

قادیان ۲ ستمبر۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد شفیع صاحب محقق دہلوی کا نام جماعت احمدیہ میں معروف ہے۔ ان کے صاحبزادے محترم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب جو اب بیروت میں سفارت خانہ ہند کے فرسٹ سیکرٹری ہیں، تین ہفتہ کے لئے آج کل دہلی آئے ہوئے ہیں وہ زیارت قادیان کیلئے بمعہ اہلیہ صاحبہ و تین بچوں کے قادیان آئے۔ انکے خاندانی تعلقات دہلی کے جناب عبدالحمید خان صاحب متولی ہمدرد دواخانہ دہلی سے ہیں قادیان آتے ہوئے انکو تحریک کر کے ساتھ لے آئے۔ انکا ورود قریباً ۱۱ بجے بروز جمعہ دار الامان میں ہوا ان کا قیام مہمانخانہ میں رہا۔ نمازِ جمعہ کے بعد مدرسہ احمدیہ، تعلیم الاسلام، نصرت گرلز سکول، مساجد اقصیٰ و مبارک، بہشتی مقبرہ کی زیارت کے علاوہ بیرونی محلہ جات میں بھی گئے۔ جہاں تعلیم الاسلام کالج، بورڈنگ تحریک جدید، تعلیم الاسلام سکول، مسجد نور، فضل عمر ہوسٹل کی عمارت کو دیکھا۔ ۱۳ تاریخ کی صبح کو جملہ ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ کو دیکھا جس میں جملہ دفاتر کے علاوہ احمدیہ مرکزیہ لائبریری، احمدیہ شفاخانہ، دفتر زائرین کے علاوہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے شعبہ نشر و اشاعت میں ہندوستان میں مطبوعہ لٹریچر اور غیر ملکی زبانوں میں تراجم قرآن کریم و لٹریچر اسلام دیکھا۔ اور اشاعتِ اسلام کیلئے محترم حکیم صاحب نے مبلغ دو صد روپے دیئے۔ جماعت احمدیہ کی تنظیم، اپنی قیامگاہ کی صفائی، بہشتی مقبرہ کی زیبائش، مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سادگی، جملہ مدارس کی تدریجی ترقی، اشاعت اسلام کیلئے جماعت کی مساعی، علم دوستی سے محترم حکیم صاحب بہت متاثر ہوئے۔ چونکہ یکم ستمبر بروز اتوار موصوف نے بہت سے مریضوں کو دیکھنا ہوتا ہے اور ڈاکٹر برکات احمد صاحب کی اور مصروفیات تھیں اس لئے دونوں معزز مہمان ۱۳ اگست قادیان سے قریباً ۱۰ بجے بذریعہ کار امرتسر کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں سے فلائینگ جنتا کے ذریعہ عازم دہلی ہو گئے۔

استہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ ۲۰ دیوانی

عدالت جناب شری چیت رام ڈسٹرکٹ جج کانگڑہ مقام دھرمسالہ

بمقدمہ سول اپیل نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۶۷ء

شری محمد بیگ ولد احمد بیگ مسلمان محلہ کشمیر ..... جمبہ ٹاؤن

بنام

شری باکشن ولد دو ..... و اہل مہاجن ساکن محلہ چوپٹ چمبہ شہر پٹیشنرز رسپانڈنٹ

اشتہار بنام قائمقامان محمد بیگ شریمتی رشیدہ بانو زوجہ جعفر خاں کوٹھی نمبر ۸ کینال پارک لاہور پاکستان

(۲) رکیا بانو زوجہ محمود رمضان چمبہ ہاؤس لاہور پاکستان

(۳) مبارک بیگ ولد محمد بیگ گلی نمبر ۸ ہاؤس نمبر ۸ کینال پارک لاہور

(۴) عباس بیگ ولد مبارک بیگ گلی نمبر ۸ ہاؤس نمبر ۸ کینال پارک لاہور

(۵) شبیر بیگ، سعید بیگ پسران مبارک بیگ نابالغان زیر ولایت مبارک بیگ گلی نمبر ۸ ہاؤس نمبر ۸ کینال پارک لاہور

(۶) رحیم بیگ ولد حسین بیگ کوٹھی نمبر ۸ کینال پارک لاہور پاکستان قائمقامان محمد بیگ فوت اپیلانٹ

اپیل زیر دفعہ ۱۵ (بی) آف ایسٹ پنجاب اربن رینٹ ریسٹرکشن ایکٹ بمقدمہ متذکرہ عنوان بالا میں شری محمد بیگ اپیلانٹ فوت ہو چکا ہے اور جس کے قائمقامان کی اصالتاً تعمیل ہونی مشکل نظر آتی ہے اسلئے اشتہار ہذا بنام قائمقامان محمد بیگ شائع کیا جاتا ہے کہ وہ مقدمہ ہذا کی پیروی کے لئے اصالتاً و وکالتاً حاضر عدالت بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۸ء مقام سرکٹ ہاؤس چمبہ آ دیں۔ بصورت دیگر کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۴ اگست ۱۹۶۸ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط ڈسٹرکٹ جج کانگڑہ مقام دھرمسالہ

(مہر عدالت)

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ مہاراشٹر و میسور سٹیٹ

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ مہاراشٹر و میسور سٹیٹ عہدیداران کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال مورخہ ۹-۱۲-۶۸ تا ۹-۳۰-۶۸ دورہ کر رہے ہیں۔ جس میں وہ پڑتال حسابات۔ وصولی چندہ جات کے علاوہ سال ۱۹۶۸-۶۹ء ہش ۱۳۴۸-۴۹ ہش کے بجٹ لازمی چندہ جات کی تشخیص کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ جملہ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال و عہدیداران اور احباب جماعت سے امید ہے کہ وہ مکرم انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	ایام قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
۱	بمبئی	۱۲-۹-۶۷	۳	۱۶-۹-۶۷	
۲	ساونت واڑی	۱۷-۹-۶۷	۱	۱۸-۹-۶۷	
۳	بلگام	۱۸-۹-۶۷	۱	۱۹-۹-۶۷	
۴	نند گڑھ	۱۹-۹-۶۷	۲	۲۱-۹-۶۷	
۵	ہبلی دھاڑواڑ	۲۲-۹-۶۷	۲	۲۴-۹-۶۷	
۶	سورب	۲۴-۹-۶۷	½	۲۵-۹-۶۷	
۷	ساگر	۲۵-۹-۶۷	½	۲۶-۹-۶۷	
۸	شیموگہ	۲۶-۹-۶۷	۲	۲۸-۹-۶۷	
۹	بنگلور	۲۸-۹-۶۷	۲	۳۰-۹-۶۷	
۱۰	مدراس	۱-۹-۶۷	—	—	

درخواست دعا

میرے والد محترم محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر بہار کل ۲۲ اگست ۶۸ء کو ایک موٹر سے حادثہ کا شکار ہو گئے۔ جس کی وجہ سے آپ کے سر اور پیر میں کافی زخم آیا ہے۔ اس وقت آپ TATA MAIN HOSPITAL میں زیر علاج ہیں X-Ray لیا گیا ہے رپورٹ کا انتظار ہے تمام بزرگان سلسلہ اور قارئین بدر سے درخواست ہے کہ وہ والد صاحب کی صحتیابی اور درازی عمر کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار ناصر احمد جمشید پور